مہدی معاویہ **ملتان**

چمن چمن اُجالا

مجلس احرار اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری سید عطاء المحسن بخاری نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے صدر کا دوسری بار

اسمبلیاں توڑنا موجودہ نظام ریاست و سیاست کے ناکام ہونے کی واضح دلیل ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے لیکر آج تک حکمران اور سیاست یہی گروہ کھیل کھیلتے آئے ہیں۔ مسلسل تجربات کی روشنی میں ہم پھر اپنے اس مؤقف کا اعادہ کرتے ہیں کہ "جمہوریت" کا نظام مسلمانوں کا نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کے ابلیسی ذہن کی اختراع ہے۔ اس نظامِ ریاست کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ جہاں بھی مسلمانوں نے اس نظام کو اپنایا انہیں سیاسی استحکام نصیب نہیں ہوا۔

اور وہ کفار و مشرکین کے پیہم ظلم و ستم کا شکار ہیں بلکہ تفریق و انتشار میں مبتلا ہیں۔ ہمارے ملک کے بد کردار سیاست دان اصل مجرم ہیں۔ جن کی مفاد پرستانہ سوچ نے حکمرانوں کو من مانیاں کرنے کے کھلے مواقع فراہم کئے ہیں۔ ملک میں سیاسی عدم استحکام انہی کے اعمالِ بد اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا نتیجہ ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران اور سیاست دان بیرون ملک تیار ہونے والی سازشوں کی تکمیل کے لئے زندہ ہیں۔ پی ڈی اے اور این ڈی اے کی قیادت کل تک آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لئے کوشاں تھی گویا ملک کا سب سے اہم مسئلہ ہی یہ تھا مگر آج صدر کے پہلو میں بیٹھ کر ملک کی سیاسی تباہی پر بغلیں بجا رہی ہے۔ خود نواز شریف پی ڈی اے کی سازش کے شکار ہوئے اور صدر کے خلاف محاذ آرائی میں آپے سے باہر ہو گئے۔ اندرونی طور پر حزب اختلاف کا حلیف بننے کی کوشش کی۔ بے نظیر کو بے وفائی کا طعنہ دینے کی بجائے نواز شریف کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ جس جماعت کو وہ ملک دشمن، غدار اور بھارتی ایجنٹ قرار دے چکے ہیں۔ آخر وہ کون سے مفادات اور عوامل تھے جو "ملک دشمن" اور "محب وطن عناصر" کو ایک دوسرے کے قریب لے آئے پھر انہوں نے کس کے کہنے پر بے نظیر سے وفا کی امیدیں قائم کیں۔ اس سازش کا منطقی نتیجہ سامنے ہے اس لئے نہ تو بے وفائی کے طعنے کا کوئی جواز ہے اور نہ اس حادثہ پر سیخ پا ہونے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک صدر مملکت کا تعلق ہے تو انہوں نے ملکی وقار کو شخصی مفادات کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اور یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں بلکہ پنتالیس برس سے ہمارے ہاں یہی حادثے ہوتے چلے آئے ہیں۔ صدر کے اس اقدام سے نہ تو نام نہاد جمہوریت بچی ہے اور نہ سیاست دان نئے جنم میں آئے ہیں بلکہ ملک ایک خوفناک سیاسی و اقتصادی بحران کا شکار ہو گیا ہے۔

اب نئے انتخابات پر قوم کا اربوں روپیہ خرچ ہو گا اور پھر جھرلو کی سیاست سے صنعتکار کی جگہ جاگیرداروں کو لایا جائیگا۔ موجودہ سیاسی قیادت، پی ڈی اے، این ڈی اے اور آئی جے آئی ہرگز غریبوں کی نمائندہ نہیں بلکہ بدترین جاگیردار ہیں ان کے اپنے علاقوں میں برسوں سے غریب بس رہے ہیں جو ان کی حالت نہیں سدھار سکے وہ